بسم الله الرحمن الرحيم

In the name of Allah the Gracious the Merciful. We Praise Him and salute His Noble Messenger (saw) and his servant the Promised Messiah (as)

Election of Khalifa IV & V conducted in violation of the set rules

In 1957, Majlis-e-Mushawarat of Jam'at passed a resolution and framed composition of members of Electoral college and rules for the election of future Khalifa. This resolution was approved by Hadhrat Musleh-e-Maud (ra). The details of these rules and the names of the persons and office bearers are listed in the enclosed pages 169-199 of Tareekh-e-Ahmadiyyat volume 3 in Urdu language. However for convenience of English readers the composition of members of Electoral College and instructions for amendment and substitutions at intervals are summarized below in English.

Election Majlis membership	Total	Approx Percentage in Majlis
1. Nazirs, Vakils & Ameer's	77	20%
2. Companions of Hadhrat Masih-e-Maud (as)	188	57%
3. Eldest sons of companions of Hadhrat Masih-e-Maud (as)	26	
4. Missionaries who served abroad at least for one year	85	23%

Directions of Hadhrat Musleh-e-Maud (ra) for amendments/substitutions in future in the list of companions and their eldest sons

Hadhrat Musleh Maud (ra) in 1957 approved the resolution passed by Majlis-e-Mashawart regarding constitution for Election of Khilafat and further observed as follows :-

"However I consider it necessary to state that certain portions of this resolution are as such which will need consideration again at future times. Anyway up till such time another resolution is passed this one will hold good; as has been also made evident in it; that at time of election of future Khilafat this constitution will be applicable, except that with the approval of the Khalifa of that time this matter is presented to the Majlis-e-Mashawarat and after consultation of Majlis-e-Mashawarat Khalifa approves another proposal. Therefore this resolution can be presented for consideration again and the problems that may arise in future can be removed (addressed).

I myself see some such things that will require changes in future e.g. after some time companions will exist no more. Then we will have to include followers in Majlis-e-Intikhaab or those people who tendered allegiance before 1914. Then after some time, will have to incorporate this rule that those people will be included who tendered allegiance before 1940. Again after some time this rule will be made that those people be taken who tendered allegiance before 1956. Anyway these corrections will be kept on incorporated with changes of circumstances and this matter will be repeatedly brought before Majlis-e-Mashawarat."

(Tareekh-e-Ahmadiyyat volume 18, Page 175-176)

The above instructions have been violated and no substitutions / amendments done by the Nizam in the Electoral Colledge. The result is that now 57% of the members of the Electoral college from the general momaneen of Jama'at have been deprived of their right to participate in election. Thus the election is conducted by office bearers of Jama'at by themselves only which is against the fundamental rules of election of Khalifa framed and approved by Hadhrat Musleh-e-Maud (ra).

۱۹۵۶ء کے موقعہ پر آئندہ خلافت کے انتخاب کے متعلق یہ بیان فرمایا تھا کہ پہلے یہ قانون تھا کہ مجلس شوریٰ کے ممبران جمع ہو کر خلافت کا انتخاب کریں۔ لیکن آجکل کے فتنہ کے حالات نے ادھر توجہ دلائی ہے کہ تمام ممبران شوریٰ کا جمع ہونا بڑا لمبا کام ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھا کر منافق کوئی فتنہ کھڑا کر دیں۔ اس لیے اب میں یہ تجویز کرتا ہوں جو اسلامی شریعت کے عین مطابق ہے کہ آئندہ خلافت کے انتخاب میں مجلس شوریٰ کے جملہ ممبران کی بجائے صرف ناظران صدر انجمن احمدیہ ممبران صدر انجمن احمدیہ۔ وکلاء تحریک جدید۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زندہ افراد (جن کی تعداد اس غرض کے لیے اس وقت تین ہے۔ یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب میاں عبداللہ خان صاحب) جامعۃ المبشرین کا پرنسپل۔ جامعہ احمدیہ کا پرنسپل اور مفتی سلسلہ احمدیہ مل کر فیصلہ کیا کریں۔

مجلس انتخاب خلافت کے اراکین میں اضافہ

جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علماء سلسلہ اور دیگر بعض صاحبان کے مشورہ کے مطابق مجلس انتخاب خلافت میں مندرجہ ذیل اراکین کا اضافہ فرمایا۔

۱۔ مغربی پاکستان کا امیر۔ اور اگر مغربی پاکستان کا ایک امیر مقرر نہ ہو تو علاقہ جات مغربی پاکستان کے امراء جو اس وقت چار ہیں۔

۲۔ مشرقی پاکستان کا امیر۔ ۳۔ کراچی کا امیر۔ ۴۔ تمام اضلاع کے امراء۔ ۵۔ تمام سابق امراء جو دو دفعہ کسی ضلع کے امیر رہ چکے ہوں۔ گو انتخاب خلافت کے وقت امیر نہ ہوں۔ (ان کے اسماء کا اعلان صدر انجمن احمدیہ کرے گی)

۶۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان۔ ۷۔ ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۸۔ تمام زندہ رفقاء کرام کو بھی انتخاب خلافت میں رائے دینے کا حق ہوگا۔ (اس غرض کے لیے رفیق وہ ہوگا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہو اور حضورؑ کی باتیں سنی ہوں اور ۱۹۰۸ء میں حضور علیہ السلام کی وفات کے وقت اس کی عمر کم از کم بارہ سال کی ہو۔ صدر

انجمن احمدیہ تحقیقات کے بعد رفقاء کرام کے لیے سرٹیفیکیٹ جاری کرے گی اور ان کے ناموں کا اعلان کرے گی)۔

۹۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوّلین رفقاء میں سے ہر ایک کا بڑا لڑکا انتخاب میں رائے دینے کا حقدار ہوگا بشرطیکہ وہ مبایعین میں شامل ہو۔ اس جگہ رفقاء اوّلین سے مُراد وہ احمدی ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء سے پہلے کی کتب میں فرمایا ہے (ان کے ناموں کا اعلان بھی صدر انجمن احمدیہ کرے گی)۔

۱۰۔ ایسے تمام مبلغین سلسلہ احمدیہ جنہوں نے کم از کم ایک سال بیرونی ممالک میں تبلیغ کا کام کیا ہو اور بعد میں تحریک جدید نے کسی الزام کے ماتحت انہیں فارغ نہ کر دیا ہو۔ (ان کو تحریک جدید سرٹیفیکیٹ دے گی اور اُن کے ناموں کا اعلان کرے گی)۔

۱۱۔ ایسے تمام مبلغین سلسلہ احمدیہ جنہوں نے پاکستان کے کسی صوبہ یا ضلع میں رئیس التبلیغ کے طور پر کم از کم ایک سال کام کیا ہو اور بعد میں ان کو صدر انجمن احمدیہ نے کسی الزام کے ماتحت فارغ نہ کر دیا ہو۔ (انہیں صدر انجمن احمدیہ سرٹیفیکیٹ دے گی اور اُن کے ناموں کا اعلان کرے گی)۔

مجلسِ انتخابِ خلافت کا دستور العمل

سیّدنا حضرت .... خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ بالا جملہ اراکین مجلسِ انتخابِ خلافت کے کام کے لیے حسبِ ذیل دستور العمل منظور فرمایا ہے:۔

ا۔ مجلس انتخاب خلافت کے جو اراکین مقرر کیے گئے ہیں۔ اُن میں سے بوقت انتخاب حاضر افراد انتخاب کرنے کے مجاز ہوں گے۔ غیر حاضر افراد کی غیر حاضری اثر انداز نہ ہوگی اور انتخاب جائز ہوگا۔

ب:۔ انتخاب خلافت کے وقت اور مقام کا اعلان کرنا مجلس شوریٰ کے سیکرٹری اور ناظر اعلیٰ کے ذمہ ہوگا۔ اُن کا فرض ہوگا کہ موقع پیش آنے پر فوراً مقامی اراکین مجلس انتخاب کو اطلاع دیں بیرونی جماعتوں کو تاروں کے ذریعہ اطلاع دی جائے۔ اخبار الفضل میں بھی اعلان

کر دیا جائے۔

ج۔ نئے خلیفہ کا انتخاب مناسب انتظار کے بعد چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ہونا چاہیئے مجبوری کی صورت میں زیادہ سے زیادہ تین دن کے اندر انتخاب ہونا لازمی ہے۔ اس درمیانی عرصہ میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان جماعت کے جملہ کاموں کو سرانجام دینے کی ذمہ دار ہوگی۔

د۔ اگر حضرت مرزا البشیر احمد صاحب کی زندگی میں نئے خلیفہ کے انتخاب کا سوال اٹھے تو مجلس انتخابِ خلافت کے اجلاس کے وہ پریذیڈنٹ ہوں گے۔ ورنہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے اس وقت کے سینیئر ناظر یا وکیل اجلاس کے پریذیڈنٹ ہوں گے۔ (ضروری ہے کہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید فوری طور پر مشترکہ اجلاس کر کے ناظروں اور وکلاء کی سینیارٹی فہرست مرتب کر لے)۔

ھ۔ مجلس انتخاب خلافت کا ہر رُکن انتخاب سے پہلے یہ حلف اٹھائے گا کہ:۔

"میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اعلان کرتا ہوں کہ مَیں خلافتِ احمدیہ کا قائل ہوں اور کسی ایسے شخص کو ووٹ نہیں دونگا جو جماعت مبائعین میں سے خارج کیا گیا ہو یا اس کا تعلق احمدیت یا خلافت احمدیہ کے مخالفین سے ثابت ہو"

جب خلافت کا انتخاب عمل میں آجائے تو منتخب شدہ خلیفہ کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ لوگوں سے بیعت لینے سے پہلے کھڑے ہو کر قسم کھائے کہ:۔

"میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ مَیں خلافت احمدیہ پر ایمان رکھتا ہوں اور مَیں ان لوگوں کو جو خلافت احمدیہ کے خلاف ہیں باطل پر سمجھتا ہوں اور مَیں خلافت احمدیہ کو قیامت تک جاری رکھنے کے لیے پوری کوشش کرونگا اور اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لیے انتہائی کوشش کرتا رہوں گا۔ اور مَیں ہر غریب اور امیر احمدی کے حقوق کا خیال رکھوں گا اور قرآن شریف اور حدیث کے علوم کی ترویج کے لیے جماعت کے مردوں اور عورتوں میں ذاتی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی کوشاں رہوں گا"

ز۔ اوپر کے قواعد کے مطابق رفقاء اور نمائندگان جماعت جن میں امراء اضلاع سابق و حال

بھی شامل ہیں کی تعداد ڈیڑھ صد سے زیادہ ہو جائے گی۔ اِن میں خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کی تعداد اتنی قلیل رہ جاتی ہے کہ منتخب شدہ ممبروں کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت ہی باقی نہیں رہتی۔ ہاں خلیفہ وقت کا انتخاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد اور جماعت کے ایسے مخلصین میں سے ہو سکے گا جو مبایعین ہوں اور جن کا کوئی تعلق غیر مبایعین یا احرار وغیرہ دشمنانِ سلسلہ احمدیہ سے نہ ہو۔ (یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس وقت تک ایسے مخلصین کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے)

بنیادی قانون

ضروری نوٹ:۔ سیدنا حضرت...... خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ کے لیے انتخاب خلافت کے لیے مذکورہ بالا اراکین اور قواعد کی منظوری کے ساتھ بطور بنیادی قانون کے فیصلہ فرمایا کہ:۔

"آئندہ خلافت کے انتخاب کے لیے یہی قانون جاری رہے گا سوائے اس کے کہ خلیفہء وقت کی منظوری سے شوریٰ میں یہ مسئلہ پیش کیا جائے اور شوریٰ کے مشورہ کے بعد خلیفہء وقت کوئی اور تجویز منظور کرے۔"

مجلس علماء کی یہ تجویز درست ہے

(دستخط) مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی — ۵۷/۳/۲۰

مجلس علماء سلسلہ احمدیہ — ۵۷/۳/۱۸

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگانِ مجلس شوریٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

شاید مولوی صاحب کو یہ بات یاد نہیں رہی یا پھر انہیں بتائی نہیں گئی کہ یہ خط جو انہوں نے پڑھا ہے اور اُس میں عبدالمنان سے کہا گیا ہے کہ بعض ایسے مضامین لکھو جو اسلام کی تائید میں ہوں تا اس سے جماعت احمدیہ کو جو تم سے نفرت ہے دُور ہو جائے۔ اس کے اوپر لکھا ہے "ماموں جان"۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ "ماموں جان" کے الفاظ سے کیسے پتہ لگا کہ یہ

خط عبدالمنان کو لکھا گیا ہے ۔ سو اس کا پتہ اس طرح لگتا ہے کہ جس دن یہ خط ملا اور مولوی صاحب نے مجھے بھیجا اور کہا کہ یہ میرے بیٹے کو بازار سے ملا ہے تو اُس دن نائی میری حجامت بنانے آیا ہوا تھا۔ پہلے جب بھی وہ آیا کرتا تھا مجھے بتایا کرتا تھا کہ آج میاں عبدالمنان نے مجھے حجامت بنوانے کے لیے بلوایا۔ اور وہاں مجھ سے یہ یہ باتیں کیں لیکن اُس دن اُس نے کوئی بات نہ کی ۔ مَیں نے اس سے دریافت کیا کہ آج تو نے میاں عبدالمنان کی کوئی بات نہیں بتائی ۔ اس پر اس نے کہا کہ میاں عبدالمنان تو بڑی مدّت سے میری دکان پر نہیں آئے اور نہ ہی انہوں نے مجھے اپنے گھر بلایا ہے ۔ آج اتفاقاً گول بازار میں (جہاں سے یہ خط ملا ہے) وہ خود اور اُن کے بیٹے پھر رہے تھے ۔ وہاں مَیں نے دیکھا کہ ایک دکاندار جو ان کا کرایہ دار تھا آگے آیا اور کہنے لگا ۔ میاں صاحب مَیں بڑی دیر سے آپ کو تلاش کر رہا ہوں ۔ دفتروں میں مَیں کہاں کہاں جاتا ۔ مَیں نے آپ کو کرایہ دینا تھا آپ ملتے ہی نہیں ۔ مَیں نے اس دکاندار کو کہا کہ تم کیوں تکلیف کرتے ہو ۔ میاں صاحب کو ضرورت ہوگی تو وہ آکر کرایہ مانگ لیں گے ۔ تو یہ واقعہ اور اس خط کا وہاں سے ملنا بتاتا ہے ۔ کہ ممکن ہے جیب سے رومال نکالتے ہوئے یہ خط میاں عبدالمنان سے نیچے گر گیا ہو ۔ پھر مَیں نے گھر میں بات کی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ شائد آپ کو معلوم نہیں ۔ حضرت خلیفۂ اوّل . . . . کے خاندان کے ساتھ جو تعلق رکھنے والے لوگ ہیں وہ سارے کے سارے میاں عبدالمنان کو "ماموں جان" ہی کہتے ہیں ۔ اس لیے انہوں نے کہا ۔ "ماموں جان" کے الفاظ کی وجہ سے آپ ان کے کسی بھانجے یا بھانجی کو تلاش نہ کریں کیونکہ بیسیوں ایسے آدمی ہیں جن کے ساتھ اُن کے تعلّقات ہیں اور وہ سب اُن کو عادتاً ماموں کہتے ہیں ۔ بہر حال میاں عبداللہ صاحب حجام کی گواہی سے پتہ لگ گیا کہ یہ خط فی الواقعہ عبدالمنان کا ہے کیونکہ اُس نے اُسی جگہ جہاں سے یہ خط ملا ہے اور اسی دن جس دن خط ملا ربوہ میں انہیں دیکھا تھا ۔

اس کے بعد ریزولیوشن کے متعلق ووٹ لینے سے پہلے مَیں یہ بات کہنی چاہتا ہوں کہ اس ریزولیوشن کے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے ۔ بعض جماعتوں نے اپنے نمائندوں سے قسمیں لی ہیں کہ وہ شوریٰ میں اس ریزولیوشن کی تائید کریں ۔ اور اس کے خلاف ووٹ نہ دیں ۔ بعض لوگوں نے اس پر اعتراض کیا ہے اور وہ اعتراض یہ ہے کہ ہم نے تو اپنے ایمان کی بنا پر اور یہ بتانے کے لیے کہ ہمیں

خلافت کے ساتھ وابستگی ہے اور ہم خلافت احمدیہ کو کسی صورت میں بھی تباہ نہیں ہونے دیں گے کہ ہم ضرور اس ریزولیوشن کی تائید کرنی تھی۔ لیکن ہوا یہ کہ جماعتوں نے ہم سے اس بات کے متعلق حلف لی ہے کہ ہم ضرور اس ریزولیوشن کی تائید کریں۔ اس طرح جو بات ہم نے اپنے ایمان کے ثابت کرنے کے لیے کرنی تھی وہ حلف کے ذریعہ سے کروائی جائے گی۔ اور یہ سمجھا جائے گا کہ اس شخص میں ایمان تو کوئی نہیں صرف جماعت سے وعدہ کی بناء پر یہ ایسا کر رہا ہے۔ اس طرح گویا ہمارے ثواب کا راستہ بند ہوتا ہے اور ہم اپنے اخلاص کا اظہار نہیں کر سکتے۔ ان کی یہ بات چونکہ معقول ہے اس لیے جو دوست باہر سے جماعت کے نمائندہ بن کے آئے ہیں اور ان سے جماعتوں نے اس بات لے لیے حلف لیا ہے کہ وہ ضرور اس ریزولیوشن کی تائید کریں۔ میں انہیں اس حلف سے آزاد کرتا ہوں۔ خلافت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے قائم کرنا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے ایمان میں کمزور ہے اور وہ کوئی ایسا راستہ کھولتا ہے جس کی وجہ سے خلافت احمدیہ خطرہ میں پڑ جاتی ہے یا دشمنوں کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے تو اس کے ووٹ کی نہ خلافتِ احمدیہ کو ضرورت ہے اور نہ خدا کو ضرورت ہے۔ یہاں جماعتیں کچھ نہیں کر سکتیں۔ اگلے جہان میں خدا تعالیٰ خود اس کو سیدھا کر سکتا ہے۔ اس لیے مجھے اس بات کی کوئی ضرورت نہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسے نمائندگان کو تائید کا پابند کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ وہ ووٹ دیں تو اپنے ایمان کی بناء پر دیں۔ یہ سمجھ کر نہ دیں کہ وہ کسی جماعت کے حلف کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں بلکہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ریزولیوشن جماعت احمدیہ کی خلافت کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے ذریعہ سے آئندہ فتنوں کا سدّباب ہوتا ہے تو وہ اپنی عاقبت سنوارنے کے لیے ووٹ دیں نہ کہ اپنی جماعت کو خوش کرنے کے لیے۔ اور اگر کوئی شخص سمجھتا ہے کہ اس ریزولیوشن سے شرارت بڑھتی ہے اور فتنہ کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ ووٹ نہ دے۔ ہمیں اس کے ووٹ کی ضرورت نہیں۔ اور نہ خدا تعالیٰ کو اس کے ووٹ کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ نے جب مجھے خلیفہ بنایا تھا اس وقت اس قسم کا کوئی قانون نہیں تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فتنہ پردازوں کی کوششوں کو ناکام کر دیا۔ پس ہم خدا تعالیٰ پر توکّل کرتے ہیں۔ جو شخص ووٹ دے وہ اس بات کو سمجھ کر دے کہ اس ریزولیوشن کی وجہ سے جماعت میں شرارت کا سدّباب ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہ سمجھتا ہے کہ اس ریزولیوشن سے شرارت کا سدّباب نہیں ہوتا بلکہ اس سے

شرارت کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ ووٹ نہ دے۔ آگے اس کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے خدا تعالیٰ جس طرح چاہے گا اُس کے ساتھ برتاؤ کرے گا۔ وہ اپنی جماعت سے نہ ڈرے کراچی کا نمائندہ کراچی کی جماعت سے نہ ڈرے۔ لاہور کا نمائندہ لاہور کی جماعت سے نہ ڈرے۔ سرگودہا کا نمائندہ سرگودہا کی جماعت سے نہ ڈرے۔ وہ ووٹ دے تو خدا تعالیٰ سے ڈر کر دے اور پھر اس کے بعد ہمارا اور اس کا جو معاملہ ہے وہ خدا تعالیٰ خود طے کرے گا۔ ہمیں اس کے ووٹ کی ضرورت نہیں۔ ہمیں صرف اس شخص کے ووٹ کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ سے محبت رکھنے والا ہے۔ اسلام سے محبت رکھنے والا ہے اور خلافت سے محبت رکھنے والا ہے۔ پس اگر وہ خدا تعالیٰ اسلام اور خلافت کی خاطر ووٹ دیتا ہے تو دے اور اگر وہ اپنی جماعت کی خاطر ووٹ دیتا ہے تو ہمیں اس کے ووٹ کی ضرورت نہیں۔

یہ تحریک کرنے کے بعد میں جماعت کے دوستوں کی رائے اس بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ مگر میں یہ کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس ریزولیوشن کے بعض حصے ایسے ہیں جن پر آئندہ زمانوں میں دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہوگی۔ لیکن بہرحال جب تک کوئی دوسرا ریزولیوشن پاس نہ ہوگا اس وقت تک یہ ریزولیوشن قائم رہے گا جیسا کہ خود اس ریزولیوشن میں بھی یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ آئندہ خلافت کے انتخاب کیلئے یہی قانون جاری رہیگا سوائے اس کے کہ خلیفۂ وقت کی منظوری سے شوریٰ میں یہ مسئلہ پیش کیا جائے۔ اور شوریٰ کے مشورہ کے بعد خلیفۂ وقت کوئی اور تجویز منظور کرے۔ پس یہ ریزولیوشن دوبارہ بھی مزید غور کے لیے پیش ہو سکتا ہے اور آئندہ پیدا ہونے والی مشکلات کو دُور کیا جا سکتا ہے۔

مجھے خود اس میں بعض ایسی باتیں نظر آتی ہیں جن میں بعد میں تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوگی مثلاً کچھ عرصہ کے بعد رفقاء نہیں رہیں گے۔ پھر ہمیں یہ کرنا پڑے گا کہ انتخاب کی مجلس میں تابعی لیے جائیں یا وہ لوگ لیے جائیں جنہوں نے ۱۹۱۴ء سے پہلے بیعت کی ہے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ قانون بنانا پڑے گا کہ وہ لوگ لیے جائیں جنہوں نے ۱۹۴۰ء سے پہلے بیعت کی ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ قانون بنانا پڑے گا کہ وہ لوگ لیے جائیں جنہوں نے ۱۹۵۶ء سے پہلے

بیعت کی ہوئی ہے۔ بہرحال یہ درستیاں حالات کے بدلنے کے ساتھ ہوتی رہیں گی اور ریزولیوشن بار بار مجلس شوریٰ کے سامنے آتا رہے گا۔ سردست یہ ریزولیوشن شرارت کے فوری سدِ باب کے لیے ہے۔ ورنہ آئندہ زمانہ کے لحاظ سے دوبارہ ریزولیوشن ہوتے رہیں گے اور پھر دوبارہ غور کرنے کا لوگوں کو موقع ملتا رہے گا۔

اس کے بعد میں دوستوں سے کہتا ہوں کہ وہ اپنی رائے دیں۔ جو دوست اس بات کی تائید میں ہوں اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور اسلام سے محبت رکھتے ہوئے یہ رائے رکھتے ہوں کہ اس ریزولیوشن کو پاس کیا جائے وہ کھڑے ہو جائیں۔ جماعتوں کی طرف سے جو پابندی عائد کی گئی تھی اور نمائندگان سے وعدے لیے گئے تھے اُن کو میں نے ختم کر دیا ہے۔ اب صرف اس وعدہ کو پورا کرو جو تمہارا خدا کے ساتھ تھا۔

(حضور کے اس ارشاد پر تمام نمائندگان کھڑے ہو گئے)

رائے شماری کے بعد حضور نے فرمایا۔ ۳۴۱[1] دوستوں کی رائے ہے کہ اس ریزولیوشن کو منظور کر لیا جائے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ اگر کوئی نمائندہ اس تجویز کے مخالف ہو اور اس کی رائے یہ ہو کہ اس ریزولیوشن کو منظور نہ کیا جائے تو وہ بھی کھڑا ہو جائے لیکن یہ یاد رہے کہ جن دوستوں نے اس ریزولیوشن کے موافق رائے دی ہے ان کو دوبارہ کھڑا ہونے کی ضرورت نہیں ہاں اگر کوئی نمائندہ ایسا ہو جو اس کے مخالف رائے رکھتا ہو تو وہ کھڑا ہو جائے۔

(اس پر کوئی دوست کھڑے نہ ہوئے)

فیصلہ

گنتی میں سہولت کے لیے اس وقت آٹھ حلقے بنائے گئے ہیں۔ ان آٹھ حلقوں میں کوئی نمائندہ بھی اس ریزولیوشن کے خلاف کھڑا نہیں ہوا اور اس کے بالمقابل ۳۴۱ ووٹ اس ریزولیوشن

---

[1] سیکرٹری مجلس مشاورت کی طرف سے ۳۴۴ ٹکٹ تقسیم کیے گئے تھے مگر رائے شماری کے موقعہ پر تین نمائندے ہال میں موجود نہیں تھے۔

کی تائید میں ہے۔اس طرح دوستوں نے واضح کر دیا ہے کہ انہوں نے اس وقت اپنی مرضی سے ریزولیوشن کے حق میں رائے دی ہے۔جماعتوں کے دباؤ کی وجہ سے انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ سو میں اس ریزولیوشن کے حق میں فیصلہ کرتا ہوں۔اور اسے منظور کرتا ہوں۔خدا تعالیٰ اس کو مبارک کرے۔

میں جانتا ہوں کہ اس ریزولیوشن کے بعض حصے ایسے ہیں جن پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہوگی جیسا کہ مولوی ابوالعطاء صاحب نے کہا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو رسالہ الوصیت میں اٹھایا ہے کہ جو بھی اس دنیا میں پیدا ہوا ہے اس نے ضرور مرنا ہے چاہے وہ آج مریں یا کل مریں اس لیے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ کوئی خلیفہ قیامت تک زندہ رہے یا اس کا کوئی ماننے والا قیامت تک زندگی پائے۔پس ہم نے جو کچھ کرنا ہے اس دنیا کی زندگی کے متعلق کرنا ہے۔اگلی دنیا کا خدا خود ذمہ وار ہے۔اس جہان میں خدا تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور بدی کا اختیار دیا ہے۔اگلے جہان کا کام وہ خود کرے گا۔پس چونکہ صرف اس دنیا کا کام چلانا انسان کے اختیار میں ہے اس لیے ہماری کوشش اس حد تک ہونی چاہیئے کہ ہم اس دنیا کے نظام کو اچھا کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔اگلے جہان کا نظام خدا تعالیٰ نے خود اپنے اختیار میں رکھا ہے۔اور وہ اسے آپ ہی ٹھیک کر دے گا۔

ہماری اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ وہ نظام خلافت حقہ کو احمدیت میں ہمیشہ کے لیے قائم رکھے اور اس نظام کے ذریعہ سے جماعت ہمیشہ ہمیش منظم صورت میں اپنے مال و جان کی قربانی اسلام اور احمدیت کے لیے کرتی رہے۔اور اس طرح خدا تعالیٰ ان کی مدد اور نصرت کرتا رہے کہ آہستہ آہستہ دنیا کے چپہ چپہ پر مسجدیں بن جائیں اور دنیا کے چپہ چپہ پر مبلغ ہو جائیں اور وہ دن آجائے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ دنیا کے دیگر مذاہب اسلام اور احمدیت کے مقابلہ میں ایسے رہ جائیں جیسے ادنیٰ اقوام کے لوگ ہیں۔دنیا میں ہر کہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے پڑھنے والے نظر آئیں اور روس امریکہ برطانیہ اور فرانس کے لوگ جو آج اسلام پر ہنسی اڑا رہے ہیں وہ سب کے سب احمدی ہو جائیں۔وہ اسلام کو قبول کرلیں اور انہیں اپنی ترقی کے لیے اسلام اور مسلمانوں کا دست نگر

ہونا پڑے ۔ ہم ان ممالک کے دشمن نہیں ۔ ہماری دُعا ہے کہ یہ ملک ترقی کریں اسلام اور مسلمانوں کی مدد سے ۔ آج تو دمشق اور مصر بعض کے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہا ہے کہ کسی طرح اس سے کچھ مدد مل جائے ۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دمشق اور مصر کے مسلمانوں کو پکا مسلمان بھی بنائے اور پھر دنیوی طاقت بھی اتنی دے کہ دمشق اور مصر روس سے مدد نہ مانگے بلکہ روس دمشق اور مصر کو تاریں دے کہ ہمیں سامانِ جنگ بھیجو ۔ اسی طرح امریکہ ان سے یہ نہ کہے کہ ہم تمہیں مدد دیں گے ۔ بلکہ امریکہ شام مصر عراق ایران پاکستان اور دوسری اسلامی سلطنتوں سے کہے کہ ہمیں اتنے ڈالر بھیجو ہمیں ضرورت ہے ورنہ ہم تو خالص دین کے بندے ہیں اور دُنیا سے ہمیں کوئی غرض نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی جو چیز ہے وہی ہمیں پیاری ہے ۔ پس اللہ تعالیٰ اسلام کے غلبہ کی کوئی صورت پیدا کرے ۔ اور خلافت کی اصل غرض بھی یہی ہے کہ مسلمان نیک رہیں ۔ اور اسلام کی اشاعت میں لگے رہیں یہاں تک کہ اسلام کی اشاعت دنیا کے چپہ چپہ پر ہو جائے ۔ اور کوئی غیر مسلم باقی نہ رہے ۔ اگر یہ ہو جائے تو ہماری غرض پوری ہو گئی ۔ اور اگر یہ نہ ہو تو محض نام کی خلافت نہ ہمارے کسی کام کی ہے اور نہ اس خلافت کے ماننے والے ہمارے کسی کام کے ہیں ۔ ہمارا دوست وہی ہے جو اللہ کے نام کو دُنیا کے کناروں تک پھیلائے ۔ وہ خلیفہ ہمارے سر آنکھوں پر جو خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلاتا ہے وہ مبلغ ہمارے سر آنکھوں پر جو خدائے واحد کے نام کو دنیا میں پھیلاتے ہیں ۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی صداقت کو دنیا پر ظاہر کرتے ہیں ۔ ہمارے دل اُن کے لیے دعائیں کرتے ہیں ۔ چاہے وہ ہزار سال بعد آئیں ۔ اور ہمارے دماغ بھی اُن کے لیے دُعا کرتے ہیں چاہے وہ سینکڑوں نہیں ہزاروں سال ہم سے بعد آئیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو ۔ اور ان کی مدد کرے اور ہمیشہ ان کو راہِ راست پر قائم رکھے ۔ اور اسلام کی ترقی کے سامان پیدا کرتا رہے ۔"[1]

---

[1] رپورٹ مجلس مشاورت "۱۹۵۷ء" ص ۳ - ۱۸

فہرست اراکین مجلس انتخاب خلافت کی اشاعت

حضرت مصلح موعود کے فیصلہ کی تعمیل حضرت مرزا صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے جلد ہی اراکین مجلس انتخاب خلافت کی مفصل فہرست مرتب کرا کے جاری کر دی۔ اس اہم دستاویز کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

فہرست اراکین مجلس انتخاب خلافت جماعت احمدیہ

مجلس شوریٰ کے متفقہ مشورہ کے ماتحت جس کی منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی فرما دی تھی۔ اراکین مجلس انتخاب خلافت کے متعلق فیصلے ہوئے تھے بعض شقوں کے ماتحت جو اراکین آتے تھے اُن کے متعلق حضور کا فیصلہ تھا کہ اسماء کا اعلان صدر انجمن احمدیہ کرے۔ سو یہ مکمل فہرست شائع کی جاتی ہے۔ ضلع وار نظام کے امراء کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں رہنے والے اراکین کے نام ریکارڈ میں درج فرمالیں یہ فہرست آپ کے پاس ہر وقت محفوظ رہے گی۔

شق نمبر ا یہ تھی "ناظران صدر انجمن احمدیہ۔ ممبران صدر انجمن احمدیہ، وکلاء تحریک جدید .....

.....اور جامعۃ المبشرین کا پرنسپل۔ جامعہ احمدیہ کا پرنسپل اور مفتی سلسلہ احمدیہ مل کر فیصلہ کیا کریں"

نمبر شمار فہرست	نمبر شمار شق	ناظران صدر انجمن احمدیہ
۱	۱	صدر، صدر انجمن احمدیہ و ناظر خدمت درویشاں
۲	۲	ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ
۳	۳	ناظر تعلیم

۴	۴	ناظر دیوان وتجارت وصنعت
۵	۵	ناظر بیت المال (آمد)
۶	۶	ناظر امور خارجہ
۷	۷	ناظر زراعت
۸	۸	ناظر اصلاح وارشاد
۹	۹	ناظر امور عامہ
۱۰	۱۰	ناظر بیت المال خرچ
۱۱	۱۱	ناظر شبّان
		ممبران صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ
۱۲	۱	وکیل اعلیٰ۔ تحریک جدید
۱۳	۲	مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا
۱۴	۳	چوہدری اسداللہ خاں صاحب بار۔ایٹ۔لاء۔ لاہور
۱۵	۴	شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ
۱۶	۵	ملک سیف الرحمٰن صاحب ربوہ
		وکلاء تحریک جدید
۱۷	۱	وکیل اعلیٰ
۱۸	۲	وکیل الدیوان
۱۹	۳	وکیل التبشیر
۲۰	۴	وکیل الزراعت
۲۱	۵	وکیل القانون
۲۲	۶	وکیل الصنعت

۲۳	۷	وکیل التعلیم
۲۴	۸	وکیل المال اوّل
۲۵	۹	وکیل المال ثانی
۲۷،۲۶	۱-۲	جامعۃ المبشرین کا پرنسپل - جامعہ احمدیہ کا پرنسپل اور مفتی سلسلہ عالیہ
		نوٹ : - جامعۃ المبشرین جامعہ احمدیہ میں مدغم ہو چکا ہے
		شق ۱ الف یہ تھی - "مغربی پاکستان کا امیر اور اگر مغربی پاکستان کا ایک امیر مقرر نہ ہو تو علاقہ جات مغربی پاکستان کے امراء جو اس وقت چار ہیں"۔ موجودہ صورت میں یہ تعداد چھ ہے -
۲۸	۱	مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا - امیر علاقائی سابق پنجاب و بہاولپور
۲۹	۲	صوفی محمد رفیع صاحب سکھر امیر علاقائی خیرپور ڈویژن
۳۰	۳	ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میرپور امیر علاقائی حیدرآباد ڈویژن
۳۱	۴	خان شمس الدین خان صاحب پشاور امیر علاقائی پشاور ڈویژن
۳۲	۵	شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ امیر علاقائی کوئٹہ و قلات ڈویژن
۳۳	۶	حاجی امیر عالم صاحب کوٹلی امیر علاقائی آزاد کشمیر
		شق ۲ یہ تھی "مشرقی پاکستان کا امیر"
۳۴	۱	مولوی محمد صاحب ڈھاکہ امیر صوبائی مشرقی پاکستان
		شق ۳ یہ تھی "کراچی کا امیر"
۳۵	۱	چوہدری احمد مختار صاحب کراچی ۲
		شق ۴ یہ تھی "تمام اضلاع کے امراء"
۳۶	۱	چوہدری بشیر احمد صاحب گجرات امیر ضلع گجرات
۳۷	۲	چوہدری اسداللہ خان صاحب بار ایٹ لاء لاہور امیر ضلع لاہور

۳۸	۳	شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور امیر ضلع لائلپور
۳۹	۴	چوہدری فضل احمد صاحب رحیم یار خاں امیر ضلع رحیم یار خاں
۴۰	۵	حاجی عبدالرحمٰن صاحب رحمٰن آباد امیر ضلع نواب شاہ
۴۱	۶	میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ امیر ضلع گوجرانوالہ
۴۲	۷	چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری امیر ضلع منٹگمری
۴۳	۸	چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ امیر ضلع شیخوپورہ
۴۴	۹	چوہدری عطاء اللہ صاحب چک 8-T.D. ۳۱۵/۵ ضلع مظفرگڑھ امیر ضلع مظفرگڑھ
۴۵	۱۰	الحاج محمد بشیر احمد صاحب جھنگ صدر امیر ضلع جھنگ
۴۶	۱۱	ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبل پور۔ امیر ضلع کیمبل پور
۴۷	۱۲	مولوی عبدالمغنی خاں صاحب جہلم۔ امیر ضلع جہلم
۴۸	۱۳	ڈاکٹر عبدالکریم صاحب ملتان شہر امیر ضلع ملتان
۴۹	۱۴	منشی آدم خاں صاحب مردان۔ امیر ضلع مردان
۵۰	۱۵	بابو قاسم الدین صاحب سیالکوٹ امیر ضلع سیالکوٹ
۵۱	۱۶	رانا محمد خاں صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر امیر ضلع بہاولنگر
۵۲	۱۷	مولوی محمد عرفان صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ امیر ضلع ہزارہ
۵۳	۱۸	قریشی عبدالرحمٰن صاحب میانوالی امیر ضلع میانوالی
۵۴	۱۹	چوہدری عزیز احمد صاحب ظفر آباد مدینی امیر ضلع حیدرآباد
۵۵	۲۰	مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا امیر ضلع سرگودہا
۵۵/۸	۲۱	چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی

شق ۵ یہ تھی "تمام سابق امراء جو دو دفعہ کسی ضلع کے امیر رہ چکے ہوں گو انتخاب کے وقت امیر نہ ہوں" صدر انجمن احمدیہ کے ریکارڈ کے مطابق یہ فہرست درج ذیل ہے:۔

۵۶		میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ (سابق امیر ضلع راولپنڈی) حال کینیڈا
۵۷	۲	شیخ بشیر احمد صاحب سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ سابق ضلع امیر لاہور ۔ لاہور
۵۸	۳	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب (سابق امیر ضلع ملتان) ملتان
۵۹	۴	کیپٹن ڈاکٹر اقبال احمد خاں صاحب (سابق امیر ضلع مظفر گڑھ) مظفر گڑھ
۶۰	۵	مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر (سابق امیر ضلع ڈیرہ غازیخاں) ڈیرہ غازیخاں
۶۱	۶	شیخ اقبال الدین صاحب (سابق امیر ضلع بہاولنگر) بہاولنگر
۶۲	۷	چوہدری خورشید احمد صاحب (سابق امیر ضلع بہاولنگر) گوجرانوالہ
۶۳	۸	مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ (سابق امیر ضلع سرگودہا) سرگودہا

شق نمبر ۶ یہ تھی "امیر جماعتِ احمدیہ ۔ قادیان"

۶۴	۱	مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ۔ قادیان

شق نمبر ۷ یہ تھی "ممبران صدر انجمن احمدیہ ۔ قادیان"

۶۵	۱	ناظر اعلیٰ ۔ قادیان
۶۶	۲	ناظر دعوت و تبلیغ و ناظر تعلیم
۶۷	۳	ناظر بیت المال
۶۸	۴	ایڈیشنل ناظر امور عامہ
۶۹	۵	ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان ۔ ممبر
۷۰	۶	مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیان ۔ ممبر
۷۱	۷	سید وزارت حسین صاحب اورین ضلع مونگھیر ۔ ممبر
۷۲	۸	سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ رانچی ۔ ممبر
۷۳	۹	سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر ۔ ممبر
۷۴	۱۰	قریشی عطاء الرحمٰن صاحب فاضل قادیان ۔ ممبر

۷۵	۱۱	مولوی بی۔ عبداللہ صاحب فاضل پنگاڈی ضلع کنانور۔ ممبر
۷۶	۱۲	سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ ۳۱۳ ممبر
۷۷	۱۳	سیٹھ محمد عمر صاحب سہگل ۔ کلکتہ ۳۱۳ ممبر

شق نمبر ۵ یہ بھی "تمام زندہ رفقاء کرام کو بھی انتخاب خلافت میں رائے دینے کا حق ہوگا۔ اس غرض کے لیے رفیق وہ ہوگا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہو اور حضور کی باتیں سنی ہوں اور ۱۹۰۸ء میں حضور کی وفات کے وقت اس کی عمر کم از کم بارہ سال کی ہو۔ صدر انجمن احمدیہ تحقیقات کے بعد رفقاء کرام کے لیے سرٹیفکیٹ جاری کرے گی اور ان ناموں کا اعلان کرے گی۔" یہ فہرست ذیل میں درج ہے

۷۸	۱	ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کپور تھلوی۔ ربوہ
۷۹	۲	حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری۔ ربوہ
۸۰	۳	پیر مظہر الحق صاحب۔ ربوہ
۸۱	۴	حافظ ملک محمد صاحب ۔ ربوہ
۸۲	۵	مہر قطب الدین صاحب ۔ ربوہ
۸۳	۶	محمد بخش صاحب ۔ ربوہ
۸۴	۷	میاں محمد شریف صاحب ۔ ربوہ
۸۵	۸	حافظ عبدالسمیع صاحب امروہی۔ ربوہ
۸۶	۹	قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ۔ ربوہ
۸۷	۱۰	مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ۔ ربوہ
۸۸	۱۱	شیخ محب الرحمٰن صاحب ربوہ
۸۹	۱۲	منشی عبدالحق صاحب خوشنویس ربوہ
۹۰	۱۳	ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ربوہ

۹۱	۱۴	ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی۔ ربوہ
۹۲	۱۵	قاضی عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی۔ ربوہ
۹۳	۱۶	مرزا برکت علی صاحب ۔ ربوہ
۹۴	۱۷	میاں حبیب الدین صاحب ۔ ربوہ
۹۵	۱۸	مولوی فضل دین صاحب ۔ ربوہ
۹۶	۱۹	خدا بخش صاحب عرف مومن جی ۔ ربوہ
۹۷	۲۰	چوہدری محمد شفیع صاحب انجینئر ۔ ربوہ
۹۸	۲۱	مرزا محمد حسین صاحب ۔ ربوہ
۹۹	۲۲	محمد الہ داد صاحب ۔ ربوہ
۱۰۰	۲۳	مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم۔ ربوہ
۱۰۱	۲۴	ٹھیکیدار علی احمد صاحب ۔ ربوہ
۱۰۲	۲۵	ماسٹر عطاء محمد صاحب ۔ ربوہ
۱۰۳	۲۶	مولوی محمد جی صاحب ۔ ربوہ
۱۰۴	۲۷	محمد عبداللہ صاحب جلد ساز۔ ربوہ
۱۰۵	۲۸	مولوی محمد حسین صاحب مبلغ ۔ ربوہ
۱۰۶	۲۹	حاجی محمد فاضل صاحب فیروزپوری۔ ربوہ
۱۰۷	۳۰	ڈاکٹر حکیم دین محمد صاحب ۔ ربوہ
۱۰۸	۳۱	سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ۔ ربوہ
۱۰۹	۳۲	بابو عبدالحمید ریٹائرڈ ریلوے آڈیٹر۔ ربوہ
۱۱۰	۳۳	دین محمد صاحب مالی ۔ ربوہ
۱۱۱	۳۴	شیخ کلیم الرحمٰن صاحب۔ ربوہ

۱۱۲	۳۵	خواجہ عبیداللہ صاحب ۔ ربوہ
۱۱۳	۳۶	شیخ فضل احمد صاحب ۔ ربوہ
۱۱۴	۳۷	خواجہ عبدالقیوم صاحب ۔ بی۔ اے۔ ربوہ
۱۱۵	۳۸	چوہدری اسمٰعیل صاحب کاٹھگڑھی ۔ ربوہ
۱۱۶	۳۹	علی گوہر صاحب ۔ ربوہ
۱۱۷	۴۰	سید محمود عالم صاحب ۔ ربوہ
۱۱۸	۴۱	محمد فقیر اللہ صاحب ۔ ربوہ
۱۱۹	۴۲	ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ
۱۲۰	۴۳	حکیم عبیداللہ صاحب رانجھا ۔ ربوہ
۱۲۱	۴۴	صاحبزادہ مرزا عزیز احمد ربوہ
۱۲۲	۴۵	مستری عبدالعزیز صاحب ربوہ
۱۲۳	۴۶	حکیم رحمت اللہ صاحب ۔ ربوہ
۱۲۴	۴۷	مستری علم دین صاحب ٹال والے ربوہ
۱۲۵	۴۸	محمد بوٹے خاں صاحب سابق مؤذن بیت الاقصیٰ ربوہ
۱۲۶	۴۹	حکیم قریشی عبدالرحمٰن صاحب لدھیانوی ۔ ربوہ
۱۲۷	۵۰	مرزا اسلام اللہ صاحب ربوہ
۱۲۸	۵۱	شیخ محمد حسین صاحب چنیوٹ
۱۲۹	۵۲	محمد ظہور خاں صاحب پٹیالوی ۔ احمد نگر
۱۳۰	۵۳	شیخ مہر دین صاحب ۔ سیالکوٹ
۱۳۱	۵۴	غلام محمد صاحب زرگر ۔ سیالکوٹ
۱۳۲	۵۵	چوہدری رحیم بخش صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ

۱۳۳	۵۶	خیر دین صاحب زرگر سیالکوٹ
۱۳۴	۵۷	میاں کریم بخش صاحب چونڈہ سیالکوٹ
۱۳۵	۵۸	سید امجد علی شاہ صاحب سیالکوٹ
۱۳۶	۵۹	منشی محمد عبداللہ صاحب سیالکوٹ
۱۳۷	۶۰	مولوی عبدالحق صاحب قلعہ صوبہ سنگھ سیالکوٹ
۱۳۸	۶۱	ڈاکٹر فضل کریم صاحب بڈھن شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ
۱۳۹	۶۲	چوہدری محمد علی صاحب چونڈہ سیالکوٹ
۱۴۰	۶۳	چوہدری فتح علی صاحب چونڈہ سیالکوٹ
۱۴۱	۶۴	لال دین صاحب چونڈہ سیالکوٹ
۱۴۲	۶۵	بابو قاسم الدین صاحب سیالکوٹ
۱۴۳	۶۶	ملک شادی خاں صاحب سیالکوٹ
۱۴۴	۶۷	میاں اللہ دتا صاحب نقیب سیالکوٹ
۱۴۵	۶۸	قریشی نورالحسن صاحب کوٹلی ہرنرائن سیالکوٹ
۱۴۶	۶۹	حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب سیالکوٹ
۱۴۷	۷۰	محمد دین صاحب ارہڑ کرم سنگھ سیالکوٹ
۱۴۸	۷۱	ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قلعہ صوبہ سنگھ ۔ سیالکوٹ
۱۴۹	۷۲	چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلولپور سیالکوٹ
۱۵۰	۷۳	چوہدری محمد منیر صاحب گھٹیالیاں ۔ سیالکوٹ
۱۵۱	۷۴	میاں محمد حسین صاحب کوٹ ڈسکہ سیالکوٹ
۱۵۲	۷۵	میر مسعود احمد صاحب سیالکوٹ
۱۵۳	۷۶	مولوی برکت علی صاحب سیالکوٹ

۱۵۴	۷۷	چوہدری ولی داد صاحب مراڑہ سیالکوٹ
۱۵۵	۷۸	دولت خاں صاحب کالا کے ناگرے سیالکوٹ
۱۵۶	۷۹	مستری رحمت علی صاحب داتا زید کا سیالکوٹ
۱۵۷	۸۰	مستری محمد عبداللہ صاحب داتا زید کا سیالکوٹ
۱۵۸	۸۱	میاں محمد حسین صاحب مالیہ کے بھگت سیالکوٹ
۱۵۹	۸۲	مرزا نذیر حسین صاحب لاہور
۱۶۰	۸۳	ماسٹر فقیر اللہ صاحب لاہور
۱۶۱	۸۴	شیخ عبدالکریم صاحب گنج مغلپورہ لاہور
۱۶۲	۸۵	میاں عبدالرشید صاحب لاہور
۱۶۳	۸۶	خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب لاہور
۱۶۴	۸۷	چوہدری سربلند خاں صاحب لاہور
۱۶۵	۸۸	ڈاکٹر عبدالحمید چغتائی لاہور
۱۶۶	۸۹	منشی محمد ابراہیم صاحب لاہور
۱۶۷	۹۰	چوہدری مختار احمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور
۱۶۸	۹۱	لیفٹیننٹ ملک مظفر خاں صاحب لاہور
۱۶۹	۹۲	شیخ محمد حسین صاحب سمن آباد لاہور
۱۷۰	۹۳	شیخ محمد حسین صاحب عزیز روڈ لاہور
۱۷۱	۹۴	شیخ نصیر الحق صاحب سمن آباد لاہور
۱۷۲	۹۵	میاں احمد دین صاحب لاہور
۱۷۳	۹۶	حافظ ڈاکٹر عبدالجلیل صاحب لاہور
۱۷۴	۹۷	عزیز الدین صاحب زرگر لاہور

۱۷۵	۹۸	محمد صادق صاحب فاروقی قصور لاہور
۱۷۶	۹۹	نور محمد مستری صاحب گنج مغلپورہ لاہور
۱۷۷	۱۰۰	محمد افضل صاحب ادھلوی دھرمپورہ لاہور
۱۷۸	۱۰۱	میاں دین محمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور
۱۷۹	۱۰۲	شیخ غلام حسین صاحب لاہور
۱۸۰	۱۰۳	شیخ محمد حسین صاحب لاہور
۱۸۱	۱۰۴	چوہدری عمرالدین صاحب لاہور
۱۸۲	۱۰۵	بابو عبدالحمید صاحب شملوی۔ لاہور
۱۸۳	۱۰۶	مستری عباس محمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور
۱۸۴	۱۰۷	ملک محمد شفیع صاحب محمد نگر لاہور
۱۸۵	۱۰۸	چوہدری بشیرالدین حقانی صاحب لاہور
۱۸۶	۱۰۹	غلام قادر صاحب لاہور
۱۸۷	۱۱۰	مولوی عبدالواحد خاں صاحب میرٹھی کراچی
۱۸۸	۱۱۱	حکیم شیخ رحمت اللہ صاحب کاٹھگڑھی کراچی
۱۸۹	۱۱۲	شیخ جلال الدین صاحب کراچی نمبر ۳
۱۹۰	۱۱۳	مولوی عبدالمغنی صاحب جہلم
۱۹۱	۱۱۴	منشی احمد علی صاحب دوالمیال جہلم
۱۹۲	۱۱۵	ملک علی حیدر صاحب دوالمیال جہلم
۱۹۳	۱۱۶	چوہدری غلام قادر صاحب نمبردار اوکاڑہ
۱۹۴	۱۱۷	مرزا احمد بیگ صاحب منٹگمری
۱۹۵	۱۱۸	ملک نیاز محمد صاحب چک نمبر 119/7BR منٹگمری

۱۹۶	۱۱۹	غلام محمد صاحب کاٹھگڑھی ہڑپہ منٹگمری
۱۹۷	۱۲۰	چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری
۱۹۸	۱۲۱	فقیر اللہ صاحب منٹگمری
۱۹۹	۱۲۲	چوہدری عبدالقادر صاحب پنشنر ملتان
۲۰۰	۱۲۳	چوہدری ولی محمد صاحب خانیوال ضلع ملتان
۲۰۱	۱۲۴	حکیم محمد اسماعیل صاحب پیرکوٹ گوجرانوالہ
۲۰۲	۱۲۵	پیر محمد صاحب پیرکوٹ ثانی گوجرانوالہ
۲۰۳	۱۲۶	چوہدری اللہ دتہ صاحب زرگڑی گوجرانوالہ
۲۰۴	۱۲۷	خواجہ محمد شریف صاحب گوجرانوالہ
۲۰۵	۱۲۸	محمد یعقوب خاں صاحب قندھاری گکھڑ ضلع گوجرانوالہ
۲۰۶	۱۲۹	حکیم نور محمد صاحب ٹنڈو غلام علی حیدرآباد
۲۰۷	۱۳۰	محمد ابراہیم صاحب بشیرآباد اسٹیٹ حیدرآباد
۲۰۸	۱۳۱	حکیم نور محمد صاحب ٹنڈو غلام علی حیدرآباد
۲۰۹	۱۳۲	محمد ابراہیم صاحب بشیرآباد اسٹیٹ حیدرآباد
۲۱۰	۱۳۳	قریشی غلام محی الدین صاحب آدم شاہ کالونی
۲۱۱	۱۳۴	صوفی محمد رفیع صاحب سکھر
۲۱۲	۱۳۵	بابو عبدالرزاق صاحب لائلپور
۲۱۳	۱۳۶	نبی بخش صاحب چک ۸۹ ج ب لائلپور
۲۱۴	۱۳۷	سردار علیخاں صاحب چک ۶۸ ج ب لائلپور
۲۱۵	۱۳۸	عمر علی صاحب چک ۶۸ ج ب لائلپور
۲۱۶	۱۳۹	رحمت خاں صاحب چک ۶۸ ج ب لائلپور

۲۱۷	۱۴۰	غلام محمد صاحب چک نمبر ۱۹۵ ج ب لائلپور
۲۱۸	۱۴۱	سید فخر الاسلام صاحب پنشنر ادرسیر تاندلیانوالہ
۲۱۹	۱۴۲	میاں احمد دین صاحب چک نمبر ۸۹ ج ب لائلپور
۲۲۰	۱۴۳	عبدالعزیز صاحب آڑھتی منڈی گوجرہ لائلپور
۲۲۱	۱۴۴	عطاء محمد صاحب بنگوی جڑانوالہ ضلع لائلپور
۲۲۲	۱۴۵	ڈاکٹر عطر دین صاحب درویش قادیان
۲۲۳	۱۴۶	مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل قادیان
۲۲۴	۱۴۷	بھائی شیر محمد صاحب قادیان
۲۲۵	۱۴۸	بابا غلام محمد صاحب قادیان
۲۲۶	۱۴۹	الہ دین صاحب قادیان
۲۲۷	۱۵۰	ڈاکٹر عبدالمجید خاں صاحب قلات
۲۲۸	۱۵۱	سید سردار علیشاہ صاحب شاہ مسکین شیخوپورہ
۲۲۹	۱۵۲	حکیم مولوی نظام الدین صاحب بیگم کوٹ ضلع شیخوپورہ
۲۳۰	۱۵۳	سید علی ہاشمی صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر چک نمبر ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ
۲۳۱	۱۵۴	مولوی کرم الٰہی صاحب شاہدرہ شیخوپورہ
۲۳۲	۱۵۵	حکیم عبدالعزیز صاحب شرق پور ضلع شیخوپورہ
۲۳۳	۱۵۶	شیخ مسعود الرحمٰن صاحب نارنگ منڈی شیخوپورہ
۲۳۴	۱۵۷	پیر فیض احمد صاحب کیمبل پور
۲۳۵	۱۵۸	ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صاحب کیمبل پور
۲۳۶	۱۵۹	بھائی محمود احمد صاحب سرگودہا
۲۳۷	۱۶۰	چوہدری علی محمد صاحب گوندل چک ۹۹ .... سرگودہا

۲۳۸	۱۶۱	ڈاکٹر محمد دین صاحب کریم منڈی بھلوال سرگودہا
۲۳۹	۱۶۲	حکیم حشمت اللہ خاں صاحب میانی ضلع سرگودہا
۲۴۰	۱۶۳	چوہدری غلام حسین صاحب چک ۹۸ ضلع سرگودہا
۲۴۱	۱۶۴	میاں خدا بخش صاحب ...... بھیرہ ضلع سرگودہا
۲۴۲	۱۶۵	چوہدری عبدالحق صاحب چک ۲/ T.D.A ضلع سرگودہا
۲۴۳	۱۶۶	غلام محمد صاحب راجپوت چک ۳۹/D.B ضلع سرگودہا
۲۴۴	۱۶۷	ملک غلام نبی صاحب گھو گھیاٹ " "
۲۴۵	۱۶۸	حکیم محمد صدیق صاحب " "
۲۴۶	۱۶۹	چوہدری عبدالحمید خاں صاحب کاٹھگڑی چک ۲/T.D.A ضلع سرگودہا
۲۴۷	۱۷۰	چوہدری فتح دین صاحب پکٹ ضلع خیرپور
۲۴۸	۱۷۱	منشی احمد دین چوکناں والی ضلع گجرات
۲۴۹	۱۷۲	چوہدری محمد افضل پٹیالوی علی پور ضلع مظفرگڑھ
۲۵۰	۱۷۳	حافظ مراد بخش صاحب واہ کینٹ
۲۵۱	۱۷۴	چوہدری عبدالمنان صاحب کاٹھگڑی چک ۷۹۴ ضلع جھنگ
۲۵۲	۱۷۵	سید حسن شاہ صاحب لکھیانہ ضلع جھنگ
۲۵۳	۱۷۶	ملک رسول بخش صاحب ریٹائرڈ اوورسیر ڈیرہ غازی خاں
۲۵۴	۱۷۷	محمد مسعود خاں صاحب بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازی خاں
۲۵۵	۱۷۸	مولوی عطاء محمد صاحب جمال پور نواب شاہ سندھ
۲۵۶	۱۷۹	محمد پریل صاحب کنڈیارو ضلع نواب شاہ سندھ
۲۵۷	۱۷۹	مولوی عطا محمد صاحب راولپنڈی
۲۵۸	۱۸۰	اکبر علی صاحب محمود آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر

۲۵۹	۱۸۱	احمد دین صاحب کنری ضلع تھرپارکر
۲۶۰	۱۸۲	رسالدار ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب بگٹ گنج مرداں
۲۶۱	۱۸۳	مولوی عبدالحق صاحب اپیل نویس ایبٹ آباد ضلع ہزارہ
۲۶۲	۱۸۴	چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج عالمی عدالت ہیگ ہالینڈ
۲۶۳	۱۸۵	سید محمد علی شاہ صاحب 9/TDA ضلع میانوالی
۲۶۴	۱۸۶	مستری مہر دین صاحب جڑانوالہ ضلع لائلپور
۲۶۵	۱۸۷	مہر عطاء اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ
۲۶۶	۱۸۸	چوہدری عبداللہ خاں صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

شق نمبر ۹ یہ تھی "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوّلین رفقاء میں سے ہر ایک کا بڑا لڑکا شامل ہو (اس جگہ رفقاء اوّلین سے مراد وہ احمدی ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء سے پہلے کی کتب میں فرمایا ہے)" ان کے ناموں کی فہرست یہ ہے:۔

۲۶۷	۱	صوفی غلام محمد صاحب بی ایس سی ربوہ پسر منشی محمد دین صاحب
۲۶۸	۲	مولوی قمرالدین صاحب سیکھوانی پسر میاں خیر دین صاحب سیکھوانی
۲۶۹	۳	قریشی عطاء الرحمٰن صاحب قادیان پسر محمد امین بزاز چکوال ضلع راولپنڈی
۲۷۰	۴	مخدوم محمد ایوب صاحب گھوگھیاٹ سرگودہا پسر مخدوم محمد صدیق صاحب
۲۷۱	۵	حکیم محمد اسماعیل صاحب سرگودہا پسر میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی
۲۷۲	۶	چوہدری نثار احمد صاحب سرگودہا پسر منشی امام الدین صاحب
۲۷۳	۷	چوہدری مبارک احمد صاحب چک نمبر ۳۸ جنوبی ضلع سرگودہا پسر چوہدری عطاء الٰہی صاحب غوث گڑھی
۲۷۴	۸	قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی پسر قاضی عبدالرحیم صاحب
۲۷۵	۹	شیخ اعجاز احمد صاحب کراچی نمبر ۲ پسر شیخ عطاء محمد صاحب

۲۷۶	۱۰	حافظ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل پسر مولوی عبدالرحمٰن صاحب کھیوال
۲۷۷	۱۱	چوہدری ہارون رشید صاحب حافظ آباد پسر چوہدری محمد حیات صاحب حکیم
۲۷۸	۱۲	چوہدری عزیز الدین صاحب گجرات پسر چوہدری کریم الدین صاحب
۲۷۹	۱۳	بابو محمد عبداللہ صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ پسر شیخ برکت علی صاحب
۲۸۰	۱۴	میاں محمد لطیف صاحب نمبردار چک ۱۴۱/۹L ضلع منٹگمری پسر میاں فضل الٰہی صاحب
۲۸۱	۱۵	چوہدری عبدالمالک صاحب لاہور پسر حافظ عبدالعلی صاحب فیض اللہ چک
۲۸۲	۱۶	سردار بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ پسر شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی
۲۸۳	۱۷	ڈاکٹر شریف احمد صاحب پسر میاں عبدالعزیز صاحب لاہور
۲۸۴	۱۸	ڈاکٹر سید نذیر حسین صاحب پسر قاضی سید احمد حسین صاحب ہنگریہ ضلع ضلع حیدر آباد سندھ
۲۸۵	۱۹	مولوی عبدالکریم صاحب جہلمی پسر علی محمد صاحب جہلم
۲۸۶	۲۰	عبدالحیٔ صاحب پسر مولوی عبدلمغنی صاحب جہلم
۲۸۷	۲۱	سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب پسر میاں محمد ابراہیم صاحب جہلم
۲۸۸	۲۲	ملک محمد سلیم صاحب جہلم پسر حافظ محمد امین صاحب
۲۸۹	۲۳	مرزا صالح محمد پسر مرزا صفدر علی صاحب
۲۹۰	۲۴	سید محمد احمد صاحب پسر حضرت میر محمد اسماعیل صاحب
۲۹۱	۲۵	ماسٹر محمد مبارک اسماعیل لائلپور پسر شیخ مولا بخش صاحب
۲۹۲	۲۶	نعمت اللہ صاحب پسر ماسٹر فقیر اللہ صاحب کراچی

شق نمبر ۱۰ یہ تھی "ایسے تمام مبلّغین سلسلہ احمدیہ جنہوں نے کم از کم ایک سال بیرونی ممالک میں کام کیا ہو اور بعد میں تحریک جدید نے کسی الزام کے ماتحت انہیں فارغ نہ کر دیا ہو (ان کو تحریک جدید سرٹیفکیٹ دے گی اور ان کے ناموں کا اعلان کرے گی")

۲۹۳	۱	ملک احسان اللہ صاحب
۲۹۴	۲	مولوی امام الدین صاحب
۲۹۵	۳	سید احمد شاہ صاحب
۲۹۶	۴	اقبال احمد شاہد صاحب
۲۹۷	۵	بشارت احمد صاحب بشیر
۲۹۸	۶	حافظ بشیر الدین صاحب
۲۹۹	۷	بشارت احمد صاحب نسیم
۳۰۰	۸	بشیر احمد خان صاحب
۳۰۱	۹	بشیر احمد صاحب شمس
۳۰۲	۱۰	جلال الدین صاحب قمر
۳۰۳	۱۱	سید جواد علی صاحب
۳۰۴	۱۲	جمیل الرحمٰن صاحب رفیق
۳۰۵	۱۳	سید داؤد احمد انور صاحب
۳۰۶	۱۴	روشن الدین صاحب
۳۰۷	۱۵	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب
۳۰۸	۱۶	چوہدری رشید الدین صاحب
۳۰۹	۱۷	رشید احمد صاحب سرور
۳۱۰	۱۸	صلاح الدین خان صاحب
۳۱۱	۱۹	چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ
۳۱۲	۲۰	چوہدری عبداللطیف صاحب
۳۱۳	۲۰	عنایت اللہ صاحب خلیل

۳۱۴	۲۱	عبد الخالق صاحب
۳۱۵	۲۲	عطاء اللہ صاحب کلیمؔ
۳۱۶	۲۳	چوہدری عنایت اللہ صاحب
۳۱۷	۲۴	عبد الرشید رازی صاحب
۳۱۸	۲۵	عبد الحکیم صاحب اکملؔ
۳۱۹	۲۶	میاں عبد الحیُ صاحب
۳۲۰	۲۷	عبد الکریم صاحب شرما
۳۲۱	۲۸	چوہدری غلام یاسین صاحب
۳۲۲	۲۹	ملک غلام نبی صاحب
۳۲۳	۳۰	غلام احمد صاحب نسیمؔ
۳۲۴	۳۱	فضل الٰہی صاحب بشیرؔ
۳۲۵	۳۲	قریشی فیروز محی الدین صاحب
۳۲۶	۳۳	فضل الٰہی صاحب انوریؔ
۳۲۷	۳۴	حافظ قدرت اللہ صاحب
۳۲۸	۳۵	کرم الٰہی صاحب ظفرؔ
۳۲۹	۳۶	کمال یوسف صاحب
۳۳۰	۳۷	مرزا لطف الرحمٰن صاحب
۳۳۱	۳۸	محمد صدیق صاحب امرتسری
۳۳۲	۳۹	صوفی محمد اسحاق صاحب
۳۳۳	۴۰	قریشی محمد افضل صاحب
۳۳۴	۴۱	مولوی محمد منوّر صاحب

۳۳۵	۴۲	حکیم محمد ابراہیم صاحب
۳۳۶	۴۳	قریشی مقبول احمد صاحب
۳۳۷	۴۴	چوہدری محمد شریف صاحب
۳۳۸	۴۵	محمد سعید صاحب انصاری
۳۳۹	۴۶	محمد اسماعیل صاحب منیر
۳۴۰	۴۷	محمد صدیق صاحب شاہد
۳۴۱	۴۸	مبارک احمد صاحب ساقی
۳۴۲	۴۹	مرزا محمد ادریس صاحب
۳۴۳	۵۰	محمود احمد صاحب سرگودھی چیمہ
۳۴۴	۵۱	مبارک احمد صاحب قاضی
۳۴۵	۵۲	چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
۳۴۶	۵۳	منیر احمد صاحب عارف
۳۴۷	۵۴	محمد بشیر صاحب شاد
۳۴۸	۵۵	حافظ محمد سلیمان صاحب
۳۴۹	۵۶	منیر الدین صاحب
۳۵۰	۵۷	مسعود احمد صاحب جہلمی
۳۵۱	۵۸	سید مسعود احمد صاحب
۳۵۲	۵۹	مقبول احمد صاحب ذبیح
۳۵۳	۶۰	نور محمد صاحب سیفی
۳۵۴	۶۱	شیخ نور احمد صاحب منیر
۳۵۵	۶۲	نور الحق انور صاحب

۳۵۶	۶۳	مولوی نذیر احمد صاحب مبشر
۳۵۷	۶۴	نورالدین صاحب منیر
۳۵۸	۶۵	شیخ نصیر الدین صاحب
۳۵۹	۶۶	نصیر احمد خاں صاحب
۳۶۰	۶۷	قاضی منعیم الدین صاحب
۳۶۱	۶۸	چوہدری رحمت خاں صاحب
۳۶۲	۶۹	راجہ عبدالحمید صاحب
۳۶۳	۷۰	مولوی عبدالمجید صاحب کراچی
۳۶۴	۷۱	مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی
۳۶۵	۷۲	صوفی عبدالغفور صاحب
۳۶۶	۷۳	خاں عبدالرحمٰن خاں صاحب
۳۶۷	۷۴	مولوی عبدالمالک خاں صاحب
۳۶۸	۷۵	سید محمود احمد صاحب
۳۶۹	۷۶	مولوی احمد خاں صاحب نسیم
۳۷۰	۷۷	مولوی جلال الدین صاحب شمس
۳۷۱	۷۸	مولوی ابوالعطاء صاحب
۳۷۲	۷۹	محمد ابراہیم صاحب ناصر
۳۷۳	۸۰	سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
۳۷۴	۸۱	ملک غلام فرید صاحب
۳۷۵	۸۲	حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب
۳۷۶	۸۳	محمد یار صاحب عارف

۳۷۷	۸۴	شیخ مبارک احمد صاحب
۳۷۸	۸۵	مولوی محمد صادق صاحب منگاپوری

دستخط (حضرت مرزا عزیز احمد صاحب)

(مُہر) ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ۔ پاکستان ربوہ

نقل درست ہے ۲۳/۶

نفوس و اموال میں برکت کا چمکتا ہوا نشان

خدائے ذوالعرش نے سورۂ نور میں تمکنتِ دین کو خلافت کے مبارک نظام سے وابستہ فرمایا ہے۔ یہ الٰہی وعدہ فتنۂ منافقین کے دوران بھی نہایت شان و شوکت سے پورا ہوا۔ اور جماعتِ احمدیہ کے نفوس و اموال میں برکت بخشی گئی۔ مرکزی اجتماعات اور سالانہ جلسہ پر شمعِ خلافت کے پروانے کثیر تعداد میں اپنے آقا کے حضور جمع ہوئے۔ نیز پاکستان اور بیرونی ممالک میں کئی سعید رُوحیں داخلِ احمدیت ہوئیں۔

جس وقت اس فتنہ نے سر اٹھایا اس وقت صدر انجمن احمدیہ کا سال ۵۷-۱۹۵۶ء کا بجٹ منظور ہو چکا تھا۔ چونکہ آمد کا بجٹ ہمیشہ بڑھا چڑھا کر بنایا جاتا ہے۔ تا جماعت کو قربانی کی طرف زیادہ رغبت ہو اس لیے بے شک آمد میں زیادتی تو ہر سال ہوتی ہے لیکن بعض دفعہ وہ زیادتی متوقع آمد یعنی منظور شدہ بجٹ کو نہیں پہنچتی۔ لیکن اس سال جب یہ فتنہ زوروں پر تھا حضور نے جماعت کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"چاہیے سال کے آخر میں چندے کی مقدار میں ایک پیسہ کی بھی کمی ہو۔ دشمن کو شور مچانے کا موقعہ ملے گا اور وہ ثابت کرنے کی کوشش کرے گا کہ اس نے جو کہا تھا کہ جماعت میں بغاوت پیدا ہو رہی ہے وہ ٹھیک ثابت ہوا ہے لیکن بات وہی ٹھیک نکلے گی جو مَیں نے قرآن کریم سے بیان کی تھی کہ جب واقعی طور پر سچی جماعتوں میں سے کوئی شخص نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اور بہت سے آدمی دیتا ہے"۔ (خطبۂ جمعہ فرمودہ ۲۲ نومبر ۱۹۵۶ء) مطبوعہ الفضل یکم دسمبر ۱۹۵۶ء ص۱